مدیر کے نام

نوید اسلام صدیقی ،لاہور

علامہ محمد اسد کا مضمون سنت کی اہمیت (مارچ ۲۰۰۹ء) لاجواب ہے۔ علامہ صاحب کا یہ مضمون پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ہم مسلمانوں کی یہ خوش بختی ہے کہ ربِ کائنات کیسے کیسے قابل اور ذہین افراد کو اُمت مسلمہ میں بیداری پیدا کرنے کے لیے کہاں کہاں سے ڈھونڈ کر لاتا ہے۔ اشارات (ص ۴) میں انتخابات فروری ۲۰۰۸ء کے بجاے ۲۰۰۷ء لکھا ہوا ہے۔

سید ارشد جمیل ‘کراچی

ترجمان القرآن جہاں اہلِ علم کی ذہنی تشفی کا سبب ہے وہیں ہمارے تحریکی ساتھیوں اور ذمہ داران کی فکری و سیاسی شعور کی آبیاری کا باعث بھی ہے۔ البتہ بعض اوقات اُمتِ مسلمہ کے مسائل پر تازہ ترین صورت حال قدرے تاخیر سے قارئین تک پہنچتی ہے۔

مارچ کے شمارے میں آسی ضیائی مرحوم و مغفور کا جو تذکرہ حفیظ الرحمٰن احسن صاحب نے سپردِ قلم کیا ہے وہ تشنگی بڑھانے کا سبب ہے نہ کہ بجھانے کا۔ یہ دوسری بات ہے کہ موصوف تشنگی بڑھانا ہی چاہتے ہوں۔

شاہد ہاشمی ‘کراچی

’مفاہمت کے نام پر‘ (مارچ ۲۰۰۹ء) کسی عالمانہ تجزیے کے بجاے ایک سیاسی کارکن کے جذبات کا اظہار ہے۔ ترجمان القرآن کو علمی اور دانش ورانہ سطح کا جریدہ بننا چاہیے۔

ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی ‘کراچی

اگرچہ مطالعہ کتاب (مارچ ۲۰۰۹ء) ایک مفید تحریر ہے، تاہم اس امر کا خیال رہے کہ سیاسی شخصیات سے وابستہ لوگوں کے جذبات بڑے نازک ہوتے ہیں۔ اس لیے اجتماعی اور انفرادی سطح پر ان کے مضمرات کو نظروں سے اوجھل نہیں ہونا چاہیے۔

امریکا کی جیل سے

آپ شاید یقین نہ کریں میں بڑی شدت سے ترجمان کا منتظر رہتا ہوں۔ اس میں رشد و ہدایت کی جو تحریریں ہوتی ہیں، بس وہی میری تربیت کا حصہ ہیں۔ ان سے سکون ملتا ہے، ورنہ تو اس قید کی زندگی میں